DATE: __/__/__

اسلامیات

سوال ۲

اسلام میں روزے کا مقصد اور اہمیت کیا ہے؟
نیز یہ بھی واضح کریں کہ اس کے فرد اور معاشرے پر کیا
اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

1۔ تعارف:

روزہ اسلام کا تیسرا بنیادی رکن ہے۔ روزے
کی حالت میں انسان کو صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب
تک کھانے پینے اور ہر طرح کے برے کاموں سے روکنا ہوتا
ہے۔ روزہ ہر سال ماہِ رمضان میں ہر بالغ فرد اور عورت پر
فرض ہے۔ اسلام میں روزہ انسان روحانی اور باطنی
پاکیزگی کا ایک ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں ہر
طرح کی اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور روحانی برائیوں
سے انسان دور رہ کر صرف اور صرف اللہ پاک کی عبادت
میں خود کو مصروف کر لیتا ہے۔ روزہ فرد اور معاشرے
پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ ایک فرد پر روزہ کے
اثرات میں آخرت کا خوف، خدا سے قربت، نیکی کا احساس
برائیوں سے نفرت جیسے جذبے شامل ہیں جبکہ روزے سے
معاشرے میں احساس، ہمدردی، اخوت اور بھائی چارے جیسی
خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

2. اسلام میں روزے کا تصور اور اہمیت

- روزہ قرآن وحکیم کی روشنی میں
- روزہ احادیث مبارکہ کی رو سے

روزے کا تصور اور اہمیت قرآن وحکیم کی روشنی میں

روزے کے بارے میں قرآن میں متعدد بار حکم دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

ترجمہ:

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ

DATE : __ / __ / __

ترجمہ:

پھر روزے کو رات تک مکمل کرو۔

(القرآن)

سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا کہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ

ترجمہ:

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ لوگوں کی ہدایت کے لیے۔

روزے کا تصور اور اہمیت احادیث کے بارے میں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی روزے کی اہمیت کے متعلق متعدد بار ارشادات فرمائے اور سختی سے روزہ رکھنے کا تاکید فرمائی۔ ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

الصِّيَامُ جُنَّةٌ

ترجمہ:

روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے

ایک موقع پر آپ نے روزے کی اہمیت کو یوں اجاگر فرمایا:

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی

DATE: ___/___/___

اسکا اجر دوں گا۔

(صحیح مسلم)

ایک اور جگہ ارشادِ نبوی ہے:

روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

3. روزے کے فردی اثرات

تقویٰ اور روحانیت میں اضافہ

↓

صبر اور برداشت کا مظاہرہ

↓

جسمانی صحت میں بہتری

↓

اخلاقی تربیت

↓

خود پر قابو پانے کی صلاحیت

تقویٰ اور روحانیت میں اضافہ

روزہ انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے کیونکہ اس میں انسان اپنی خواہشات اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

DATE: __/__/__

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن

ترجمہ:

تاکہ تم پرہیزگار ہو۔

صبر اور برداشت کا مظاہرہ

روزہ صبر کا درس دیتا ہے۔ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک بھوک لگنے کے باوجود کھانے پینے اور شہوت سے باز رہنے سے انسان کے اندر صبر اور برداشت کی صلاحیت بڑھتی ہے۔ جو زندگی کے دیگر معاملات میں بھی مدد دیتی ہے۔

جسمانی صحت میں بہتری

روزہ جسم کو غیر ضروری مادوں سے پاک کرتا ہے۔ نظام ہاضمہ کو آرام دیتا ہے اور میٹابولزم کو بہتر کرتا ہے۔ نیز جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ روزہ وزن کو متوازن کرنے، انسولین کی حساسیت بڑھانے اور جسم سے زہریلے مادے نکالنے میں مددگار ہے۔

اخلاقی تربیت

روزہ جھوٹ، غیبت، لڑائی جھگڑے اور دیگر برے اعمال سے بچنے کی تربیت دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ:

جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کا کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

خود پر قابو پانے کی صلاحیت

روزہ انسان کو برداشت، صبر، تحمل اور خود پر قابو پانا سکھاتا ہے۔ روزہ رکھ کر جب انسان کو شدید بھوک لگی ہو یا اس کا جی پانی پینے کو چاہے مگر وہ خود پر قابو کرے تو ہی روزہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور یہ چیز انسان کو زندگی میں بہت مضبوط بناتی ہے۔ اس سے غصے اور اپنی زبان کو بھی قابو کرنے میں مدد دیتی ہے۔ کیونکہ روزہ رکھ کے انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے اور لغو باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔

روزے کے معاشرے پر اثرات

روزہ نہ صرف انفرادی زندگی پر اثر ڈالتا ہے بلکہ معاشرتی سطح پر بھی اس کے گہرے اور مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو اجتماعی زندگی کو بہتر بنانے اور معاشرے میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ذیل میں روزے کے معاشرے پر چند نمایاں اثرات درج ذیل ہیں

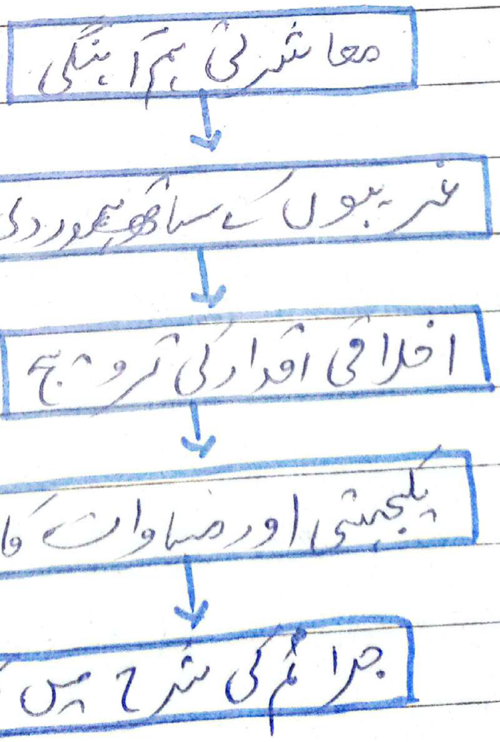

DATE: __/__/__

معاشرتی ہم آہنگی

روزہ رکھنے والے افراد ایک ساتھ عبادت کرتے ہیں، افطار کرتے ہیں اور تراویح پڑھتے ہیں جس سے معاشرتی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور بھائی چارے کا فروغ ہوتا ہے۔

غریبوں کے ساتھ ہمدردی اور فروغ

روزے کے ذریعے لوگ بھوک اور پیاس کی تکلیف کو محسوس کرتے ہیں، جس سے انھیں غریبوں اور ضرورت مندوں کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ نتیجتاً صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ دینے کا رجحان بڑھتا ہے جو معاشرتی فلاح اور ترقی کا باعث بنتا ہے۔

اخلاقی اقدار کی ترویج

روزے کی حالت میں گالم گلوچ، لڑائی جھگڑا، جھوٹ، مباحثہ، غیبت، چغلی اور دیگر تمام برائیوں سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے پورا معاشرہ ایک بہتر اخلاقی ماحول سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

یکجہتی اور مساوات کا مظاہرہ

روزے کی حالت میں تمام افراد خواہ امیر ہوں یا غریب، ایک جیسی حالت میں ہوتے ہیں اور بھوک پیاس برداشت کر رہے ہوتے ہیں جو معاشرتی مساوات کا باعث بنتا ہے

DATE: __/__/____

۶. حاصلِ کلام

حاصل کلام یہ ہے کہ روزے کی اہمیت قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ یہ انسان کی زندگی میں انفرادی اثرات مثلاً تقویٰ اور روحانیت میں اضافہ، صبر و برداشت اور اخلاقی تربیت نیز معاشرتی لحاظ سے بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

سوال ۳

صلح حدیبیہ کو تفصیل سے بیان کریں کہ یہ مسلمانوں کے لیے کس طرح سے سفارتی کامیابی تھی۔

تعارف:

صلح حدیبیہ مسلمانوں کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے جو ۶ ہجری میں پیش آیا۔ یہ معاہدہ مکّہ کے قریب ایک مقام "حدیبیہ" پر کیا گیا تھا۔ اس معاہدے کو ایک عظیم سفارتی کامیابی سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے مسلمانوں کے لیے کئی اہم فوائد حاصل کیے اور ان کے موقف کو مستحکم کیا۔ اس معاہدے نے مسلمانوں کو سیاسی اور معاشی لحاظ سے بہت مستحکم کیا۔ بظاہر تو معاہدے کی شرائط پر صحابہ کرام دکھی تھے مگر معاہدے کے فوائد نے ثابت کیا اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہی بہترین ہوتا ہے۔

2- صلح حدیبیہ کا پس منظر

مکہ کی طرف سفر

↓

حدیبیہ کا مقام

مکہ کی طرف سفر

مسلمانوں کو مکہ سے آئے ہوئے 6 سال ہو گئے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے دل مادرِ وطن کے لیے بے تاب ہو رہے تھے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمرے کا ارادہ کیا اور 6 ہجری کو اپنے جاں نثاروں کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کا ارادہ بغیر جنگ کیے صرف عمرہ ادا کر کے واپس لوٹنے کا تھا۔ آپ نے مکہ کے قریب ایک شہر حدیبیہ میں پڑاؤ ڈالا۔

حدیبیہ کا مقام:

جب کفار کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے مسلمانوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا اور کہا کہ عمرہ ادا کیے بغیر واپس چلے جائیں۔ مسلمانوں نے نرمی کا مظاہرہ کیا اور بات چیت کے ذریعے معاملات کو حل کرنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت عثمان بطور سفیر کفارِ مکہ کے پاس گئے تو انہوں نے آپ کو روک لیا جس سے مسلمانوں اور کفار کے درمیان حالات کشیدہ ہونے لگے۔ جب کفار نے خطرہ بھانپ لیا تو وہ ایک معاہدہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ یہ معاہدہ صلح حدیبیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

CamScanner

DATE: ___/___/______

صلح حدیبیہ کی تجاویز

صلح حدیبیہ کے مطابق کچھ اہم تجاویز درج ذیل ہیں۔

- عمرہ کی تاخیر
- دس سال کی جنگ بندی
- مسلمانوں اور قریش کے درمیان اتحاد
- مکہ میں قیام
- جو قریشی ایمان لائے وہ مسلمانوں کے ساتھ شامل نہیں ہوسکتا

عمرہ کی تاخیر

مسلمانوں کو اس سال مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ مگر وہ اگلے سال عمرہ کے لیے مکہ آسکتے تھے۔

دس سال کی جنگ بندی

قریش اور مسلمانوں کے ساتھ دس سال کی جنگ بندی طے پائی۔ دوران دونوں فریقین ایک دوسرے کے خلاف کسی بھی جنگ اور دشمنی کا آغاز نہیں کریں گے۔

CS CamScanner

DATE : __/__/____

مسلمانوں اور قریش کے ساتھ اتحاد

جو قبائل مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کرنا چاہتے وہ مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کر سکتے اور جو کفار کے ساتھ اتحاد کرنا چاہتے وہ کفار کے ساتھ اتحاد کر سکتے۔

مکہ میں قیام

مسلمانوں کو اس سال مکہ میں قیام کی اجازت نہیں تھی مگر اگلے سال وہ امن کے ساتھ مکہ میں داخل ہو سکتے تھے اور قیام بھی کر سکتے تھے۔

قریشی نو مسلم، مسلمانوں کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے

معاہدے میں طے پایا کہ اگر قریش میں سے کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینہ گیا تو وہاں کے لوگ اسے واپس قریش کے حوالے کریں گے لیکن اگر مدینہ سے کوئی مرتد ہو کر واپس قریش کے پاس گیا تو کفار اسے واپس نہیں کریں گے۔

صلح حدیبیہ مسلمانوں کے لیے سفارتی کامیابی

صلح حدیبیہ مسلمانوں کے لیے ایک عظیم سفارتی کامیابی سمجھا جاتا ہے اگرچہ اس کی کچھ شرائط مسلمانوں کے دل پر بہت گراں تھیں۔ اس کے کئی ایک اہم پہلو ہیں۔

امن کا قیام

↓

اسلام کے پھیلاؤ کا دروازہ کھلنا

↓

سیاسی استحکام

↓

مکہ کی طرف سے مسلمانوں کا کامیاب قدم

↓

مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثرات

↓

دشمنوں کے لیے اسلام کے قریب آنے کا موقع

امن کا قیام

یہ معاہدہ مسلمانوں کو ایک طویل عرصے تک قریش کے ساتھ امن کا موقع فراہم کرتا تھا۔ اس سے مسلمانوں کو مکہ کے قریب سکونت اختیار کرنے کا موقع ملتا اور انہیں اپنے پیغام کی تبلیغ کرنے کا موقع ملتا۔ نیز دونوں طرف سے خونریزی کا کچھ عرصے کے لیے خاتمہ ہو چکا تھا۔

اسلام کے پھیلاؤ کا دروازہ کھلنا

جنگ بندی اور امن کے دوران مسلمان زیادہ آزادی سے اپنے عقیدے کے پھیلاؤ کے قابل ہوئے۔ اس معاہدے کے بعد بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ کیونکہ اب ان کے لیے اسلام قبول کرنا ایک محفوظ راستہ تھا۔

سیاسی استحکام

اس معاہدے نے مسلمانوں کو ایک مضبوط سیاسی حیثیت عطا کی۔ قریش نے مسلمانوں کو بالکل نظر انداز نہیں کیا بلکہ ان کی موجودگی کو تسلیم کیا اور ان کے ساتھ ایک مخصوص سطح پر تعلقات قائم کیے۔

مکہ کی طرف مسلمانوں کا کامیاب قدم

معاہدے کے مطابق جب اگلے سال مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت ملی تو یہ مسلمانوں کے لیے بہت بڑی کامیابی تھی۔ کیونکہ مسلمان بغیر خونریزی کے ہر طرف مکہ میں داخل ہو سکتے تھے بلکہ احرام بھی کر سکتے اور عمرہ بھی ادا کر سکتے تھے۔

مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثرات

یہ معاہدہ مسلمانوں کو ایک عالمی سطح پر تسلیم شدہ قوت ظاہر کرتا ہے۔ قریش نے مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کیا اور ان کے حقوق کا احترام کیا۔ جو اس بات کا واضح اشارہ تھا کہ مسلمان اب ایک طاقتور معاشرہ بن چکے ہیں۔

دشمنوں کے لیے اسلام کے قریب آنے کا موقع

معاہدے کی وجہ سے نہ صرف قریش بلکہ دوسرے قبائل کے ساتھ بھی مسلمانوں کے تعلقات مضبوط ہوئے۔ اس سے ان لوگوں کو بھی اسلام کو دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا جس سے بہت سارے لوگ متاثر ہوئے اور حلقہ بگوش اسلام بھی ہوئے۔

DATE: ___/___/______

حاصلِ کلام

صلح حدیبیہ ایک عظیم سیاسی اور سفارتی کامیابی تھی جس نے مسلمانوں کو عالمی سطح پر تسلیم کرنے کا موقع دیا۔ اس کے بعد کی چند سالوں میں اسلام کی تیزی سے پھیلاؤ، کئی قبائل کا اسلام میں داخلہ اور بالآخر مکہ کی فتح کا راستہ ہموار ہوا۔ اس معاہدے نے یہ ثابت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا سفارتی حکمت عملی پر یقین رکھنے اور صبر و تحمل سے کام لینے کا طریقہ درست تھا۔

سوال نمبر 6

خطبہ حجۃ الوداع کا انسانی حقوق کے ایک جامع دستاویز کے طور پر تجزیہ کریں۔

تعارف:

خطبہ حجۃ الوداع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مشہور خطبہ ہے جو آپ نے سنہ 10 ہجری کو میدانِ عرفات میں دیا۔ جب آپ نے اپنے آخری حج کے دوران امت کو جامع نصیحتیں کیں۔ یہ خطبہ نہ صرف اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ہے بلکہ انسانی حقوق کے حوالے سے ایک جامع اور تاریخی دستاویز بھی ہے۔ اس خطبے میں دیے گئے اصول آج بھی انسانی حقوق، سماجی انصاف، اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اگر آج عالمِ اسلام اس خطبے

DATE: __/__/__

نکات پر عمل کرے تو دنیا سے تمام نفرتیں اور دشمنیاں ختم ہو سکتی ہیں ۔

خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کی جامع دستاویزات کے طور پر

- مساوات کا اصول
- جان، مال اور عزت کا تحفظ
- خواتین کے حقوق
- غلاموں کے حقوق
- معاشی انصاف اور استحصال کا خاتمہ
- وراثت کے حقوق
- ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ
- آزادی اور خودمختاری کا حق
- مذہبی آزادی
- اتحاد اور بھائی چارے کا درس

مساوات کا اصول

خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر تمام انسانوں کی برابری کا اعلان کیا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر۔ فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔"

یہ اصول آج کے انسانی حقوق کے چارٹر (Universal Declaration of Human Rights) کی بنیادوں سے مطابقت رکھتا ہے۔ جس میں نسل، زبان، قومیت اور رنگ کی بنیاد پر کسی بھی قسم کے امتیاز کو مسترد کر دیا گیا ہے۔

جان، مال اور عزت کا تحفظ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انسانوں کے جان، مال، اور عزت کے تحفظ کی اہمیت پر بہت زور دیا۔ آپ نے فرمایا!

"تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہے جیسے یہ دن، یہ مہینہ اور یہ مقام مقدس ہے"

خواتین کے حقوق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

DATE __/__/__

"عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور
ان سے حسن سلوک کرو۔"

یہ اسلام کے اس اصول کی وضاحت کرتا ہے کہ خواتین کے حقوق کی پاسداری لازم ہے اور ان کے ساتھ انصاف اور احترام سے پیش آنا ضروری ہے۔ یہ آج کے دور میں صنفی مساوات (Gender Equality) کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

غلاموں کے حقوق

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی۔ فرمایا:

جو غلام تمہارے پاس ہیں، ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو، انہیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو، اور انہیں وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔

یہ اصول سماجی انصاف کا مظہر ہے جو آج کے دور میں کمزور اور پسے ہوئے طبقات کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

معاشی انصاف اور استحصال کا خاتمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کو حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا!

سود کا خاتمہ کیا جاتا ہے اور سب سے پہلا میں اپنے خاندان کا سود ختم کرتا ہوں۔

DATE: __/__/____

یہ اعلان معاشی استحصال کے خاتمے کی بنیاد ہے، جو آج بھی ایک عادلانہ معیشت کے قیام کے لیے بنیادی اصول سمجھا جاتا ہے۔

وراثت کے حقوق

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وراثت کے حقوق پر بہت زور دیا اور اس پر تفصیلاً بات کی جس میں بتایا کہ تمام ورثاء کو ان کا حق دیا گیا ہے۔ یہ اصول معاشی انصاف کو یقینی بناتا ہے اور جائیداد کی تقسیم کو فروغ دیتا ہے۔

ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں ظلم اور ناانصافی کی پرزور مذمت کی اور فرمایا

"نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔"

یہ انسانی حقوق کے اصولوں میں سے ایک ہے جو ہر قسم کے ظلم، جبر اور ناانصافی کو مسترد کرتا ہے۔

آزادی اور خودمختاری کا حق

خطبے میں کہا گیا کہ ہر انسان آزاد ہے اور کسی پر زبردستی یا دباؤ ڈالنے کی اجازت نہیں۔ ارشاد فرمایا:

"ہر انسان اپنی زندگی اور فیصلوں میں آزاد ہے، لیکن وہ اللہ کے قوانین کے دائرے میں رہے۔"

DATE: __/__/__

اتحاد اور بھائی چارے کا درس

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہمی اتحاد، اخوت اور مساوات کا درس دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، اور کسی کے لیے اپنے بھائی کے ساتھ دھوکہ دہی جائز نہیں"

نتیجہ:

خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا ایک مکمل اور جامع چارٹر ہے۔ اس میں انسانوں کی عزت، مساوات، انصاف اور آزادی کے اصول واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ اس خطبے نے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ اسلام نہ صرف ایک مذہب ہے بلکہ ایک اپنا ضابطہ حیات بھی ہے جو انسانیت کے تمام پہلوؤں کو احاطہ کرتا ہے۔